ازل کی خوشبو ہو جس میں پنہاں کوئی بتاوے تو نام ایسا
وہ نامِ احمد کے پھول برسے بیان ایسا کلام ایسا

وہی ہے فرقان وہی ہے قران وہی ہے رب جسکا ہے ثنا خواں
فرشتے پڑھ پڑھ کے جھومتے ہیں درود ایسا سلام ایسا

ہے دینِ حق میں جمالِ یزداں ہے عرش بھی جس پہ آج نازاں
وہ ہی تو لایا ہے دین ایسا وہ ہی تو لایا نظام ایسا

وہ جس کا سایہ تو عرش پر ہے وہ جس کا ذرّوں کے دل میں گھر ہے
وہ ہی جو چمکا تو پھر نہ ڈوبا وہ ہی ہے ماہِ تمام ایسا

وہی تو آبِ حیات لایا وہی کتابِ نجات لایا
وہ حرف جس کا نہ مٹ سکے گا دیا ہے نقشِ دوام ایسا

عقیل ایسا خلیل ایسا جلیل ایسا جمیل ایسا
نہ رفعتوں میں نہ عظمتوں میں کسی نے پایا مقام ایسا

قناعت ایسی سعادت ایسی ریاضت ایسی عبادت ایسی
وہ جس پہ کعبہ کو وجد آیا سجود ایسا قیام ایسا

دو عالم کے آقا سلامٌ علیکم
نویدِ مسیحا سلامٌ علیکم

تیرے نور سے ہیں ہر اک حسن پیدا
تیرے حسن پر خد خدا بھی ہے شیدا
تیری ذاتِ اقدس میں کونین ہے گم

گرے تو تمہارے کرم نے سنبھالا
تمہاری عطا نے دو عالم کو پالا
خدائی کو مطلوب و مقصود ہو تم

خدا کی مشیت تیرا ہر اِشارہ
زیارت ہے تیری خدا کا نظارہ
کلامِ خدا تیرا حسن تکلم

تیرے نورِ اول کی جلوہ نمائی
صفاتِ خدا اور ساری خدائی
دو عالم پہ ثابت ہے تیرا تقدم

تم ہی تو ہو خالق کا دیں اور ایماں
تم ہی تو ہو اللہ کا خاص احساں
تم ہی روحِ نغمات کیفِ ترنم

ہے داعی محمد تیرے دیں کی رہبر
ہے حافظِ ایمان طاہر کے دلبر
بقا طول ہو اُن کی دعا گو ہے سب ہم

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر
ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں
خود انہیں کو پکارینگے ہم دور سے
راستے میں اگر پاوں تھک جائنگے

ہم مدینہ میں تنہا نکل جائنگے
اور گلیوں میں قصدا بھٹک جائنگے
ہم وہاں جاکے واپس نہیں آئینگے
ڈھونڈتے ڈھونڈتے لوگ تھک جائنگے

جیسے ہی سبز گنبد نظر آئیگا
بندگی کا قرینہ بدل جائیگا
سر جھکانے کی فرصت ملیگی کسے
خود ہی پلکوں سے سجدے ٹپک جائنگے

نام آقا جہاں بھی لیا جائیگا
ذکر انکا جہاں بھی کیا جائیگا
نور ہی نور سینو میں بھر جائیگا
ساری محفل میں جلوے لپک جائنگے

اے مدینہ کہ زائر خدا کے لئیے
داستان سفر مجھکو یوں مت سنا
بات بڑھ جائگی دل تڑپ جائیگا
میرے محتاط آنسوں چھلک جائنگے

انکی چشمِ کرم کو ہے اسکی خبر
کِس مسافر کو ہے کتنا شوقِ سفر
ہم کو اِقبال جب بھی اِجازت ملی
ہم بھی آقا کہ دربار تک جائنگے

حقیقت میں وہ لطف زندگی پایا نہیں کرتے
جو یادِ مصطفی سے دل کو بھلایا نہیں کرتے

زباں پر شکوئے رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی کہ نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

یہ دربار محمد ہے یہاں ملتا ہے بے مانگے
ارے ناداں یہاں دامن کو پھلایا نہیں کرتے

یہ دربار محمد ہے یہاں اپنا کیا کہنا
یہاں سے ھاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے

ارے او نہ سمجھ قربان ہو جا اِنکے روضئہ پر
یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

محمد مصطفی کی شان میں تو ذرا دیکھو
ستم سھتے تو ہیں لیکن ستم دھایا نہیں کرتے

محمد مصطفی کے باغ کہ سب پھول ایسے ہے
جو بے پانی کے تر رہتے ہیں مرجھایا نہیں کرتے

ندامت ساتھ لیکر حشر میں اے عاصیوں جانا
سنا ہے شرم والوں کو وہ شرمایا نہیں کرتے

جو انکے دامن رحمت سے وابستہ ہے اے حامد
کیسی کے سامنے وہ ہاتھ پھلایا نہیں کرتے

خدا نہیں ہیں مگر مظہرِ خدا ہیں رسول
بلندی بشریت کی انتہا ہیں رسول

دو عالم آپ کے پرتو سے جگمگا اُٹھے
صفاتِ ذاتِ الٰہی کا آئینہ ہیں رسول

ہزار شورشِ طوفاں بڑھے ہمیں کیا غم
کہ جب خدا ہے نگہباں ناخدا ہیں رسول

تمامِ رحمت و بخشش تمامِ لطف و کرم
متاعِ قلب گدایانِ بے نوا ہیں رسول

اُس ایک نسبت محکم پہ دو جہاں صدقے
دلوں کی آس نگاہوں کا آسرا ہیں رسول

شکستہ ہمت و گمراہ قافلوں کے لئے
چراغِ راہِ ہدایت ہیں رہنما ہیں رسول

جو حسنِ خلق میں ہیں موجِ کوثر و تسنیم
تو گفتگوں میں مزاجِ گل و صبا ہیں رسول

ہزار بارِ گنہ سر پہ ہے تو کیا اقبال
یہ آسرا کوئی کم ہے کہ آسرا ہیں رسول

کوئی سلیقہ ہے آرزوں کا نہ بندگی میری بندگی ہے

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

کسی کو کیوں حال دل سنائیے کسی کو کیوں راستہ بنائیے

تم ہی سے مانگے گے تم ہی دوگے تمہارے ہی در سے لو لگی ہے

عطا کیا مجھ کو دردِ اُلفت یہ سب تھی اِس پر خطا کی قسمت

میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے

بشیر کھئیے نذیر کھئیے انہیں سراجِ منیر کھئیے

جو سر بسر ہے کلامِ ربی وہ میرے آقا کی زندگی ہے

تجلیو کے کفیل ہو تم مرادِ قلبِ خلیل ہو تم

خدا کی روشن دلیل ہو تم یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے

ہے کعبہ بھی مرجع خلائق بہت نمایاں ہے یہ حقائق

مگر جو مطلوبِ عاشقاں ہے حضور کے در کی حاضری ہے

محمد مؤید ہے خیر البشر
محمد کی عترت ہے خیر العتر

مدینے میں قبہ خضراء کے اندر
ہے تشریف فرما رسول ابر

تسالیم کر عرض جا کے وہاں
خضوع اور خشوع سے نسیم سحر

نبوت رسالت کے اکلیل سے
متوج ہے ذی شہنشاہ کا سر

ہے مولانا عبد اللہ عالی مقام
ہے اس کے یہ مولی محمد پسر

ہے سرکار اول ربیع کے معنی
عالم کے درمیاں ہوئے جلوہ گر

ازل سے ہی سید ہوئے سب رسل
میں جتنے ہوئے آپ کے پیشتر

پڑھائی عجب شان سے انبیا کو
امامت ہیں اقصی میں سب منتظر

براق پر معراج کی رات میں
ہوئے رب کے دیدار سے بہرور

یہ میلاد میموں کی تہنیت کے
لئے آئے املاک کے سب زمر

ہے تشریف فرما جہاں خلق میں
وہ طیب امام الزمان مستقر

ہے طیب امام کے برہان دیں
سراپائے نقش مبیں مختصر

ملائک یہ دونوں کی حضرت میں عرض
کرتے ہیں مدح و ثناء کے درر

امام الحجاب کے رخ پر فدا
رہے تا قیامت یہ شمس و قمر

یمانی خدا کے یہ انوار کی
ازل سے ہے حمد و ثناء مستطر

محمد رحمت للعالمیں ہیں　　محمد بادشاہِ مرسلیں ہیں

محمد خاتمِ کل انبیا ہیں　　محمد نورِ رب العالمیں ہیں

محمد جان ! ہیں جانِ دو عالم　　محمد باعثِ دنیا و دیں ہیں

خدا رحمن ہیں دونوں جہاں میں　　محمد رحمت للعالمیں ہیں

محمد کی عجب پیاری ہے صورت　　کہ شیدا جس پہ صورت آفریں ہے

محمد کو بنا کے حق یہ بولا　　محمد سا دو عالم میں نہیں ہے

محمد یا محمد یا محمد　　یہی وردِ دل و جانِ حزیں ہے

محمد پر فدا سو جاں سے مؤمن　　یہ اسکا جان و ایماں و دیں ہے

° آفریں - خالق - پیدا کرنا

رحمت للعالمیں ہو یا محمد مصطفی
تم شہِ دنیا ودیں ہو یا محمد مصطفی
سرگروہِ مرسلیں ہو یا محمد مصطفی
حاکمِ دینِ متیں ہو یا محمد مصطفی
قبلہِ اہلِ یقیں ہو یا محمد مصطفی

آسماں تم نے شبِ معراج کو روشن کیا
عرش و کرسی کو قدم سے اپنے دی نور و ضیا
رنگ و بو گلشن کی جنت سے بڑھادی برملا
جس جگہ وہمِ ملائک کو نہیں ملتی ہے جا
وہاں کے تم مسند نشیں ہو یا محمد مصطفی

---

[1] سرگروہِ - سردار

ہے تمہاری پشت پر مہرِ نبوت کا نشاں
اور تمہارا وصف ہے طہ و یس میں عیاں
معجزے جو ہیں تمہارے ہووے ان کا کب بیاں
کشورِ اعجاز جو ہے اس کی تم ہو عز و شاں
صاحبِ تاج و نگیں ہو یا محمد مصطفیٰ

تم ظہورِ اولیں ہو یا محمد مصطفیٰ
ہم دمِ جاں آفریں ہو یا محمد مصطفیٰ
وجہِ قرانِ مبیں ہو یا محمد مصطفیٰ
نکہتِ بستانِ دیں ہو یا محمد مصطفیٰ
زینتِ خلدِ بریں ہو یا محمد مصطفیٰ

---

[٢] کشور–مُلك- اقلیم

[٣] آفریں – خالق–پیدا کرنار

[٤] نکہت - خوشبو